سوال

(386)کیا ہندوستان میں عورتوں کی خرید وفروخت کرنا درست ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس ملک یعنی ہندوستان میں کسی عورت کے وارثان کو اس عورت کی قیمت دے کر خرید لیں تو اس عورت کو اپنے تصرف میں بغیر نکاح کے لاسکتا ہے یا نہیں جیسا کہ مکہ معظمہ میں دستور ہے ؟ دارالحرب میں یہ مسئلہ جاری ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں اہل اسلام اور کفار میں جہاد ہوتا ہے اور اہل اسلام کفار پر غالب آکر کفار کی عورتوں کو اسیر کرلاتے ہیں وہی عورتیں مسلمانوں کی مملوکہ اور شرعی لونڈی ہوجاتی ہیں پھر تقسیم کے بعد جس کے حصے میں جو عورت پڑجاتی ہے جب تک وہ شخص اس کو آزاد نہ کردے اپنے تصرف میں لاسکتا ہے اسی طرح وہ شخص بھی ان کو تصرف میں لاسکتا ہے جو بذریعہ خریداری یا ہبہ یا وصیت یا میراث کے ان کا مالک ہوجاتا ہے اور ان عورتوں کے بطن سے غیر مالک کے نطفہ سے جس قدر اولاد ہوتی جائے گی۔ وہ بھی اسی مالک کی مملوکہ اور شرعی غلام اور لونڈی ہوجائے گی اسی طرح جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے گا چونکہ ہندوستان میں جہاد کی صورت جاری نہیں ہے لہذا نہ یہاں کی عورتوں کو خریدنا چاہیے اور نہ خرید کرکے ان کو بغیر نکاح کے اپنے تصرف میں لانا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:604

محدث فتویٰ